سوانح

شیخ الاسلام

حضرت مولانا سید

حسین احمد مدنیؒ

مولانا عبد القیوم حقانی

حضرت مدنیؒ کے تذکرہ، دلچسپ حکایات و
واقعات اور سیرت وسوانح پر اپنے طرز کی پہلی،
البیلی، حیرت انگیز اور ایمان افروز کتاب

القاسم اکیڈمی • جامعہ ابوہریرہ

خالق آباد • ضلع نوشہرہ • سرحد-پاکستان

نام کتاب -------- سوانحِ حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ

مرتب -------- مولانا عبدالقیوم حقانی

کمپوزنگ -------- جان محمد جانؔ ، رُکن القاسم اکیڈمی

ضخامت -------- 272 صفحات

تاریخ طباعتِ اوّل ----- شوال ۱۴۲۵ھ / دسمبر 2004ء

تاریخ طباعتِ دوم ----- صفر المظفر ۱۴۲۶ھ / مارچ 2005ء

تعداد ----- 1000

قیمت ----- 120 روپے

ناشر -------- **القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوھریرہ**

برانچ پوسٹ آفس، خالق آباد نوشہرہ، سرحد، پاکستان

ملنے کے پتے

☆ صدیقی ٹرسٹ، صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس 458 گارڈن ایسٹ، نزد لسبیلہ چوک کراچی

☆ مولانا سید محمد حقانی ، مدرس جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد، ضلع نوشہرہ

☆ کتب خانہ رشیدیہ ، مدینہ کلاتھ مارکیٹ ، راجہ بازار ، راولپنڈی

☆ مکتبہ سید احمد شہید ، ۱۰ الکریم مارکیٹ ، اردو بازار ، لاہور

☆ زم زم پبلشرز ، نزد مقدس مسجد ، اردو بازار ، کراچی

☆ مکتبہ بخاری، صابری مسجد گلستان کالونی مرزا آدم خان روڈ، لیاری کراچی

☆ مولانا خلیل الرحمٰن راشدی صاحب، جامعہ ابوہریرہ، چنوں موم ضلع سیالکوٹ

اس کے علاوہ اکوڑہ خٹک اور پشاور کے ہر کتب خانہ میں یہ کتاب دستیاب ہے

فہرست ابواب

ساری کائنات جلوہ گاہِ ربِّ ذوالجلال ہے۔ ہر شے سے وہی اللہ ظاہر ہو رہا ہے۔ یہی وجہ ہے صوفی کے دل و دماغ سے تعصب، تنگ نظری، نفرت و حقارت، امتیازِ رنگ و نسل اور باطل پسندی کے جذبات بالکل مٹ جاتے ہیں۔

صوفیاء اور مشائخ :

تاریخ اسلام صوفیائے کرام، مشائخ عظام اور اولیاءِ کرام کے نام اور کام سے بھری ہوئی نظر آتی ہے۔ بزرگانِ دین کی خانقاہیں دراصل تبلیغ دین کے مراکز تھے۔ مسلم دورِ حکومت کے بعد یہ مشائخ صوفیہ اور عارفین کاملین ہی تھے، جنہوں نے مسلمانوں کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو سہارا دیا، جیسے حضرت شاہ ولی اللہؒ، سید احمد شہیدؒ، حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ، مولانا قاسم نانوتویؒ، رشید احمد گنگوہیؒ اور شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کا نام ہمیں اس فہرست میں نمایاں نظر آتا ہے۔

حضرت مدنیؒ کا پیغام :

شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کے مرید حضرتؒ کے پاس جاتے۔ مراقبہ ہوتا، ذکر ہوتا اللہ کا نام لیتے اور سیکھتے، وہ کیا عجیب منظر ہوتا ہوگا۔ حضرت مدنیؒ تصوف کے بدرِ منیر تھے، فرماتے: جوانی، مال و دولت سب کچھ دین میں لگادو، قرآن میں لگادو، تصنیف و تالیف میں لگادو ....

کامیابی تو کام سے ہوگی نہ کہ حُسنِ کلام سے ہوگی
ذکر کے اہتمام سے ہوگی فکر کے التزام سے ہوگی

شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ ارشاد فرماتے: لا کی تلوار لے کر سب معبودِ باطلہ کو کرش کردو، اقتدار کا معبود، وزارت کا معبود، حبِّ مال کا معبود، حبِّ جاہ کا معبود، اولاد کی محبت کا معبود، نام و نمود کا معبود، شہرت و ریاکاری کا معبود اور جاہ و منصب کا معبود، اپنی جبینِ نیاز بارگاہِ قدس میں جھکادو ......

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

سب سے بڑی طاقت :

شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کی سب سے بڑی طاقت یہی نسبت مع اللہ تھی، جس سے وہ کہیں گرم، کہیں نرم، کہیں آگ، کہیں پانی، کہیں خلوت گزیں، کہیں جلوت نشیں، کہیں منفرد اور کہیں مجتمع اور

جامع نظر آتے تھے۔

روحانی قوّت :

تبلیغی جماعت کے بانی حضرت مولانا محمد الیاسؒ نے ایک مرتبہ عالمِ جذب میں مولوی ظہیر الدین کاندھلوی مرحوم سے فرمایا :

"میاں ظہیر! لوگوں نے حسین احمد کو پہچانا نہیں، خدا کی قسم ان کی روحانی طاقت اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ اگر وہ اس طاقت سے کام لے کر ہندوستان سے انگریزوں کو نکالنا چاہیں، تو نکال سکتے ہیں، لیکن چونکہ یہ عالم اسباب ہے۔ اس لئے ان کو ایسا کرنے سے منع کردیا گیا ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے ان کو وہی طریقہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے، جو اس دنیا میں برتے جاتے ہیں"۔

ربِّ ذوالجلال نے حضرت مدنیؒ کو اخلاص وللہیت اور احسان و سلوک میں جو مقامِ رفیع عطا فرمایا تھا۔ اس کی ایک جھلک نذرِ قارئین ہے۔

جوہرِ اخلاص :

جناب ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہان پوری لکھتے ہیں :

شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کے ان کمالات میں سے جو دیکھے اور دکھائے نہیں جاسکتے، البتہ کوئی شخص بے میل ذوق، متوازن ذہن اور قلبِ سلیم کی نعمتوں سے نوازا گیا ہو، تو وہ حضرتؒ کے ان خصائص و کمالات کو محسوس کرسکتا ہے۔

حضرتؒ کی سیرت کا پہلا عنصر "حسنِ اخلاق" ہے، لیکن اخلاص کیا ہے؟ اخلاص ایک "جوہرِ سیرت ہے" اس کا بیج قلب کی سرزمین میں پھوٹتا ہے، برگ و بار پیدا کرتا ہے اور اس کی سرمدی مہک سے مشامِ روح معطر ہوجاتا ہے۔ اس جوہرِ سیرت کو ہم اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتے اور نہ اس کے وزن و قدر کے اندازے کیلئے علم و سائنس کی اس ترقی یافتہ دنیا میں ابھی تک کوئی میزان اور پیمانہ ایجاد ہوا ہے، لیکن ذوقِ بے میل اور قلبِ سلیم ہو تو اسے خوشبو کی طرح محسوس ضرور کیا جاسکتا ہے۔

جوہرِ اخلاص داد و تحسین سے بے نیاز اور ستائش کی تمنا سے بے پرواہ ہوتا ہے۔ اخلاص چاہتا ہے کہ صلہ و ثواب کی آرزو سے قلب کو پاک کرلیا جائے، حسنِ اخلاص عشق کے مدعی سے مطالبہ کرتا ہے کہ میری محبت کا دم بھرتے ہو اور میرے قرب و وصال کے طالب ہو تو پہلے اپنی ذات کے تمام اغراض